تحریک پاکستان میں اہلحدیث کا کردار

علی شیر حیدری
جامعہ سلفیہ

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئین گلستان میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن میں جب بہار آئے

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان، اہلحدیث کی نمائندہ تنظیم ہے۔ جس کی سرگرمیوں کا دائرہ علمی، دینی، تبلیغی، سیاسی، مسلکی، جہادی، تدریسی، تصنیفی، اشاعتی، اصلاحی، سماجی، صحافتی، تجدیدی دیگر شعبوں تک پھیلا ہوا ہے دنیا جانتی ہے کہ ہمارے اسلاف اور اکابر نے ایسی درخشندہ و تابندہ روایات چھوڑی ہیں جو تاریخ کا سنہری باب ہیں۔ جماعت اہلحدیث نہ صرف اسلامی نظریہ حیات کے حل کیلئے دنیا کو کتاب و سنت سے راہنمائی پیش کرتی رہی ہے بلکہ اس کا دائرہ کار زمان و مکان کی مصنوعی حد بندیوں سے بلند تر ہے۔ سچی بات یہ ہے کہ جہاں کتاب و سنت کی شمع روشن ہوتی ہے وہاں دور و نزدیک سے پروانے جمع ہو جاتے ہیں ہماری جماعت کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے۔ کہ اس کی قیادت شروع سے ہی علماء کرام کے ہاتھوں میں رہی ہے جن میں سے چند کا ذکر کرتے ہیں۔

> آزادی وطن کی تحریک تو مشہور رہی وہابی تحریک کے نام سے ہوئی
> الغرض اہلحدیث کا ماضی قابل فخر اور انتہائی شاندار ہے اور
> طاغوتی طاقتوں سے ٹکرانا اہلحدیث کی پرانی ریت ہے

میاں سید نذیر حسین محدث دہلویؒ، حضرت حافظ عبداللہؒ محدث غازی پوری، حضرت مولانا عبدالرحمنؒ محدث مبارکپوری، حضرت مولانا محمد حسینؒ بٹالوی، حضرت مولانا حافظ محمد ابراہیمؒ میر سیالکوٹی، حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری، حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی، حضرت مولانا محمد اسماعیلؒ سلفی، حضرت مولانا حافظ محمدؒ محدث گوندلوی، حضرت مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجیانی، حضرت مولانا محمد حنیفؒ ندوی، حضرت مولانا سید بدیع الدین شاہ راشدیؒ، حضرت پروفیسر سید ابوبکر غزنویؒ، شہید اسلام حضرت علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ اور حضرت میاں فضل حق رحمہم اللہ جیسے جید علماء کرام نے جماعت کی قیادت و سیادت کا فریضہ سرانجام دیا۔ الحمدللہ آج بھی اسے ایک علمی، مخلص اور مستعد قیادت حاصل ہے۔ میری مراد امیر محترم جناب پروفیسر ساجد میر صاحب اور ان کے رفقاء جو اس طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ جو علوم قدیم و جدید کا حسین سنگم ہیں۔ یہ تمام اپنے نصب العین کیلئے شب و روز سرگرم ہیں کون نہیں جانتا کہ ماضی میں اہلحدیث علماء اکابرین اور قائدین نے قومی، ملی تحریکوں میں ہراول دستے کا کردار ادا کیا اور ہر نازک وقت میں قوم کی قیادت و راہنمائی کا فریضہ سرانجام دیا۔ ایک مقام پر مولانا خالد سیف نے بالکل درست لکھا ہے کہ آزادی وطن کی تحریک تو مشہور رہی وہابی تحریک کے نام سے ہوئی الغرض اہلحدیث کا ماضی قابل فخر اور انتہائی شاندار ہے اور **طاغوتی طاقتوں سے ٹکرانا اہلحدیث کی پرانی ریت ہے۔**

تقسیم ہند اور اہلحدیث کی مساعی

مولانا عبدالحلیم شرر تلمیذ حضرت میاں سید نذیر حسین محدث دہلوی ایک عظیم عالم ہونے کے علاوہ ایک سیاسی راہنما بھی تھے تقسیم برصغیر کا نظریہ سیاسی طور پر سب سے پہلے انہوں نے پیش کیا اس باب میں وہ علامہ اقبال اور چوہدری رحمت علی کے پیش رو ہیں۔ مسلم انڈیا اور ہندو انڈیا ١٨٩٠ء کی اصطلاحات بھی غالباً سب سے پہلے انہوں نے استعمال کیں ان کے بعد تقسیم ہند کا دہلی کے انقلاب پسند اور شمع اسلام کے پروانے۔ خیری برادرز ڈاکٹر عبدالجبار خیری اور پروفیسر عبدالستار خیری نے ١٩١٧ء میں پہلی بار حکومت برطانیہ سے مسلمانوں کیلئے علیحدہ مملکت کے قیام کا مطالبہ کیا تھا۔ خیری برادرز میں اسٹاک ہوم کانفرنس میں شرکت کی تھی اور اس کانفرنس میں جو ہندوستانی حضرات حب الوطنی کے نمائندوں کی حیثیت سے شریک ہوئے انہوں نے اس کانفرنس میں ہندوستان کے مسائل پر ایک نمائندہ تحریر پیش کی اور کھلے الفاظ میں مطالبہ کیا کہ تقسیم ہند مسلم انڈیا کی شکل میں کی جائے یہ سب اہلحدیث حضرات تھے مگر جب علامہ اقبال نے ١٩٣٠ میں یہ مطالبہ کیا تو فرزندان اہلحدیث اس میں بھی پیش پیش تھے انہی بنیادوں پر قیام پاکستان کا عمل معرض وجود میں آیا جس کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔ تحریک پاکستان میں قصوری خاندان کا کردار اس قدر نمایاں ہے جس میں مولانا عبدالقادر قصوری ایک نادر الوجود بزرگ تھے قومی تحریکوں سے پیشتر ہی وہ سالہا سال تک مجاہدین کی تحریک سے وابستہ رہے۔ اسلام اور ملت کیلئے انہوں نے بے پناہ قربانیاں دیں جس کی مثالیں بہت کم ملیں گی آج ان جیسی شخصیتیں کہاں نظر آتی ہیں جو بے لوث، بے غرض کام سرانجام دیتی ہوں۔ حضرت مولانا بشیر احمد شہید جو تقریباً بیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر کے بڑے اہم مسلمان بزرگ رہے ہیں۔ عبدالکریم چمرکندی کہا کرتے تھے کہ اگر ان کے پاس ان جیسے چھ افراد اور ہوں تو وہ ہندوستان سے انگریز کو نکال دیں ان میں وہ مولانا عبدالقادر قصوری اور ڈاکٹر محمد اقبال کا نام لیا کرتے تھے۔ اس خاندان سے محمد علی قصوری اور محی الدین قصوری نے تحریک آزادی میں عملی حصہ لیا اور یوں اس خاندان کے افراد آزادی کیلئے ہمیشہ کوشاں رہے۔ میاں محمود علی قصوری اور میاں محی الدین قصوری جو اس تحریک پاکستان والی راہ حق میں ڈٹے رہے کبھی بھی ان کے قدم ڈگمگائے نہ تھے۔ محی الدین قصوری مرکزی جمعیت اہلحدیث کے پہلے ناظم تعلیمات تھے اور میاں محمود علی قصوری مولانا آزاد کے حکم سے مسلم لیگ میں شامل ہوگئے اس میں شمولیت کے بعد آپ نے بے پناہ جدوجہد کی۔ ١٨ اگست ١٩٤٢ء کو جب کانگریس نے بمبئی میں ہندوستان چھوڑ دو قرارداد ریزولیشن پاس کی پھر اس کے نتیجے میں ملک میں انگریز حکومت کے خلاف تحریک شروع ہوئی۔ تو حکومت نے میاں افتخار الدین کی جائیداد اور کاریں ضبط کرلیں۔ میاں صاحب اس وقت مسلم لیگ میں تھے۔ انہوں نے کانگریسی راہنماؤں کے خلاف کی گئی کاروائی کو عدالت میں چیلنج کیا لاہور میں اس وقت دو ہی بڑے وکیل تھے۔ میاں عبدالعزیز اور محمود علی قصوری جن کا تعلق اہلحدیث سے تھا۔ اور اسی طرح ١٩٧٠ء کے انتخابات کے دوران مفتی مولانا ثناءاللہ کی دعوت پر آپ جامعہ سلفیہ فیصل آباد تشریف لائے۔ اور مرحوم شہری آزادیوں کے تحفظ کیلئے ساری عمر لڑتے رہے اور اخبار نے مزید لکھا کہ مولانا عبدالقادر قصوری کا نعم البدل ملا ہے اور نہ ہی محمود علی کا ملے گا جنگ آزادی کے سالار اعظم مولانا سید محمد داؤد غزنوی جن کے بارے میں آغا شورش کاشمیری لکھتے ہیں: کہ آپ تحریک خلافت میں سیاسی زندگی کی راہ پر نکلے اور اس وقت حق کی

> مولوی فضل الٰہی وزیرآبادی ہر اس شخص میں جہاد کی روح پھونک دیتا تھا جو اس سے ملتا تھا'' اسی طرح برطانوی حکومت نے 7 نومبر 1915 میں مجاہدین کو چندہ بھیجنے کے جرم میں گرفتار کر کے نظربند کردیا گیا جالندھر کی جیل میں۔ لیکن اپنا مشن پھر بھی جاری رکھا۔ کبھی چھریاں چاقو بیچنے کے بہانے چندہ فراہم کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے

آواز کو بلند کیا جبکہ آزادی کا نام لینے پر زبانیں کاٹ دی جاتی تھیں۔

اور انقلاب زندہ باد کہنے کی پاداش میں کوڑے لگتے تھے مولانا غزنوی ایک عالم دین ہونے کے باوجود تحریک آزادی ملک کے سربراہ علمبردار تھے۔ اور ملک وملت کی خدمات کے سلسلہ میں مولانا مرحوم کا نام ہمیشہ یاد رہے گا۔ ان شاء اللہ

۱۹۸۷ میں حکومت پاکستان نے مختلف شخصیات کو تحریک پاکستان میں کام کرنے کی وجہ سے گولڈ میڈل دینے کا اعلان کیا تو مولانا سید داؤد غزنوی جیسے عظیم اہلحدیث سپوت کا انعام ان کی والدہ نے وصول کیا مولانا نے مختلف جماعتوں میں تحریک آزادی کیلئے نمایاں کام کیا اور ۱۹۴۶ء کے انتخابات میں کانگریس کے ٹکٹ پر آپ واحد امیدوار تھے جو کامیاب ہوئے ۔۲۲ اگست ۱۹۹۰ کو روزنامہ مشرق کے ایک مضمون نگار تحریک پاکستان میں علماء ومشائخ کا کردار کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ اہلحدیث علماء دین نے بھی تحریک پاکستان میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اس سلسلہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا فضل الٰہی وزیر آبادی، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، اور مولانا داؤد غزنوی کے نام خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اور تحریک پاکستان میں ان کی خدمات ناقابل فراموش ہیں یہ حقیقت ہے کہ ہندوستان کی آزادی میں یہی لوگ ہراول دستہ کے طور پر کام کرتے رہے تاریخ کے اوراق آج بھی اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ:

وھابی تحریک کی وجہ سے پاکستان معرض وجود میں آیا۔

مولانا سید محمد اسماعیل غزنوی جن کا سیاست سے دلی لگاؤ تھا انہوں نے مختلف علاقوں میں جلسے منعقد کر کے مسلمانوں کے دلوں میں پاکستان کے حصول کیلئے لگن اور جذبہ پیدا کیا یہ تحریک پاکستان کے مخلص کارکن تھے۔ **جب قائداعظم محمد علی جناح پر قاتلانہ حملہ ہوا تو ان کا دفاع بھی جماعت اہلحدیث کے نامور مجاہد جناب عبدالغنی نے کیا یہ بات اس کردار کی دلیل ہے جو تحریک پاکستان کے سلسلہ میں انہوں نے اپنایا۔**

لکھوی خاندان برا عظم پاک و ھند میں

اہلحدیث کے ایک مشہور لکھوی خاندان کی رفیع الشان خدمات اظہر من الشمس میں لکھوی بزرگوں نے ہند کے ظلمت کدوں میں توحید کا غلغلہ بلند کیا مولانا حافظ محمد لکھوی، حافظ بارک اللہ لکھوی، حافظ محمد علی لکھوی انہوں نے ہر ایسی تحریک کا ساتھ دیا۔ جس کا بنیادی مقصد احیاء الاسلام اور انگریز کو اس ملک سے نکالنا تھا۔ مولانا معین الدین لکھوی نے ۱۹۶۴ء کے الیکشن میں مجلس احرار کے ٹکٹ پر نواب ممدوٹ مسلم لیگی امیدوار کے مقابلہ میں کاغذات جمع کروا دیئے۔ مولانا محمد علی لکھوی جو کہ اس وقت مدینہ منورہ میں تھے جب ان کو پتہ چلا تو فوراً اپنے بیٹے مولانا معین الدین کو حکماً لکھا کہ مسلم لیگی امیدوار نواب ممدوٹ کے مقابلہ سے کاغذات واپس لے لو اور تحریک پاکستان کی دل و جان سے حمایت کرو۔

مولانا معین الدین لکھوی نے نواب ممدوٹ کے مقابلے میں کاغذ واپس لے لئے اور تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔

تحریک پاکستان میں مولانا ابو الوفاء امرتسری کا کردار اس قدر نمایاں ہے۔ کہ ۱۹۴۰ء میں مسلم لیگ نے قرارداد پاکستان منظور کر کے اپنی منزل متعین کر لی تو اس وقت مولانا نے بالخصوص اہلحدیث حضرات کو ترغیب دی کہ وہ اجتماعی طور پر تحریک پاکستان اور مسلم لیگ کا ساتھ دیں آپ کی اس تحریک پر ۱۹۴۶ء میں جماعت اہلحدیث کلکتہ کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی جس میں ہندوستان بھر کے اکابر علماء دین شریک ہوئے نامور عالم دین مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی صدر مجلس تھے۔ اس جلسہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تجویز پر اتفاق رائے سے یہ فیصلہ ہوا کہ . جماعت اہلحدیث و مسلم لیگ متفق ہیں۔ مسلم لیگ میں شمولیت کو نہ صرف جماعتی مفاد میں سمجھتی ہے بلکہ اسے اسلامیان ہند کی واحد نمائندہ تنظیم تسلیم کرتی ہے۔ اس تاریخی فیصلے کا سہرا مولانا میر سیالکوٹی اور مولانا ثناء اللہ کے سر تھا یہ تاریخی فیصلہ

تحریک پاکستان میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کا جواں بیٹا شہید ہوگیا کتب خانے کو آگ لگا دی گئی۔ اسی دوران جن دنوں آپ تحریک میں بھرپور کام کررہے تھے تو یہ صدمے آپ کو پہنچے جو مولانا کیلئے ناقابل تلافی نقصان تھا۔ تحریک آزادی کے سالار اعظم مولانا فضل الٰہی وزیرآبادی کا شمار ملک کے ان چند گنے چنے لوگوں میں ہوتا ہے جن کی پوری زندگی اسلام کی سربلندی اور انگریز دشمنی و تحریک پاکستان کو کامیاب کروانے میں گزری۔ مولانا کو انگریز سے دلی نفرت تھی۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ مولانا کے متعلق انگریز لکھتا ہے۔ ''مولوی فضل الٰہی وزیرآبادی ہر اس شخص میں جہاد کی روح پھینک دیتا تھا جو اس سے ملتا تھا'' اسی طرح برطانوی حکومت نے 7 نومبر 1915 میں مجاہدین کو چندہ بھیجنے کے جرم میں گرفتار کرکے نظر بند کردیا گیا جالندھر کی جیل میں۔ لیکن اپنا مشن پھر بھی جاری رکھا۔ کبھی چھریاں چاقو بیچنے کے بہانے چندہ فراہم کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے۔ اس قدر تحریک کو کامیاب کرنے کی جدوجہد کرتے رہے۔ اسی لئے تو کہنا پڑتا ہے کہ:

ہمیں بھی یاد کرلینا چمن میں جب بہار
آئے

شیخ الاسلام حضرت حافظ محمد محدث گوندلویؒ نے تحریک پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ تحریک پاکستان کے زمانہ میں جب یہ تحریک زوروں پر تھی تو آپ کی صدارت میں مسلم لیگ کے اجلاس ہوتے رہتے تھے۔ یہ آپ کا عہد شباب بھی تھا اس وقت کانگریس متحدہ قومیت کا نعرہ لگا رہی تھی جس کا مقصد یہ تھا کہ انگریز کے رخصت ہوجانے کے بعد زمام حکومت ان کے ہاتھ میں ہوگی جبکہ مسلمانوں کی سیاسی جماعت مسلم لیگ دوقومی نظریہ کے تحت برصغیر کی تقسیم چاہتی تھی۔ حضرت حافظ صاحب اس کے بڑے حامی تھے۔ آپ کچھ عرصہ مسلم لیگ کے صدر بھی رہے۔ اور جمعیت اہلحدیث کے امیر بھی رہے۔ اسی طرح بابائے صحافت مولانا ظفر علی خاں جو کہ اس تحریک کے بڑے عظیم کارکن تھے ان کے بارے میں ایک بڑا واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ 1933 میں جب کراچی میں کانگریس کا اجلاس ہوا تو ظفر علی خان اس میں شریک تھے اسی دوران نماز عصر کا وقت آ گیا تو خاں صاحب نے اجلاس کو نماز کی وجہ سے ملتوی کردینا چاہا لیکن ہندو راہنماؤں کا تعصب اس کے تسلیم کئے جانے پر رضامند نہ ہوا جس پر وہ نہ صرف اس اجلاس کو بلکہ کانگریس کو بھی خیرباد کہہ کر نکل گئے۔ تحریک پاکستان میں تحریک کا گمنام سپاہی صوفی محمد حسن صاحب کا اس قدر کردار ہے کہ آپ نے اپنی عسکری طبیعت سے ہر مقام پر سکھ اور ہندوؤں سے مڈبھیڑ جاری رکھی۔

خاندان روپڑی کا تعارف پورے پاک و ہند میں نمایاں ہے ان کی دینی، سیاسی خدمات کا زمانہ معترف ہے ان میں خصوصاً حافظ عبداللہ روپڑی اور حافظ عبدالقادر روپڑی قابل ذکر ہیں۔ حافظ عبداللہ روپڑی صاحب نے اس قدر کردار ادا کیا ہے کہ حافظ محمد اسماعیل سمیت خاندان اکثر نوجوانوں کو تحریک پاکستان میں وقف کررکھا تھا۔ 1946 کے الیکشن میں پندرہ ہزار مسلم ووٹوں میں بہت ہی تھوڑے ووٹ مسلم لیگ کے خلاف گئے تھے اس قدر تحریک میں کردار ادا کیا مولانا محمد یحییٰ علی جو کہ برابر تحریک میں لگے ہوئے تھے سید احمد شہیدؒ کی شہادت کے بعد تحریک میں دوبارہ روح ڈال دی جب کہ آپ کو گرفتار بھی کیا گیا اور آپ کو طرح طرح کی سزائیں بھی دی گئیں اس کے باوجود کہ **آپ کی داڑھی مبارک شہید کر دی گئی تو مولانا داڑھی پکڑ کر کہنے لگے کہ تو کتنی خوش قسمت ہے جو مجھ سے پہلے شہادت کا رتبہ لے گئی ہے۔**

مولانا عبدالمجید سوہدروی جو کہ حافظ عبدالمنان وزیرآبادی کے پوتے تھے اور سید نذیر حسین محدث دہلوی اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے ان کی خدمات بھی قابل تحسین ہیں۔ ان کے علاوہ خاندان راشدی، خاندان تالپور اور صوبہ سرحد کے میر کارواں خاں مہدی زمان خاں ان تمام کی خدمات تحریک میں ہونیوالی کو ہم خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ اگر ان کی خدمات علیحدہ علیحدہ بیان کرنے لگیں تو بہت وقت درکار ہے۔

آخر میں تحریک آزادی کے حوالہ سے شورش کاشمیری کا بیان نقل کرتا چلوں

شورش کاشمیری ہمارے اہلحدیث اسلاف کی کہانی بیان کرتے ہیں کہ جب بھی کوئی مورخ برصغیر کی حریت اور آزادی کی تحریک رقم کرے گا تو مجبور ہوگا کہ تاریخ کو اہلحدیث علماء کے تذکرے سے شروع کرے۔ کیونکہ وہ اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ تحریک آزادی کا ہراول دستہ علماء اہلحدیث تھے۔ مجاہدین سب کے سب اہلحدیث گھرانوں کے سپوت تھے انہیں کے خون میں آزادی کے پودے کو پروان چڑھایا جس طرح مغربی پاکستان کے آزاد کروانے میں اہلحدیث کا ہاتھ تھا بالکل اسی طرح مشرقی پاکستان کی آزادی بھی انہی کی رہین منت ہے۔ اسی طرح آغا شورش کاشمیری نے چٹان 13 نومبر 1967 کو برصغیر کی تحریک حریت میں اہلحدیث کی جدوجہد اور قربانیوں کا نا صرف واضح طور پر اعتراف کیا بلکہ بہترین الفاظ میں تعریف کرتے ہوئے **تحریک آزادی کا تمام تر کریڈٹ اہلحدیث کو دیا ہے۔**

آخر میں یہی کہے دیتا ہوں کہ:

ہمارے بعد کہاں یہ وفا کے ہنگامے
کوئی کہاں سے ہمارا جواب لائے گا

وما توفیقی الا باللہ

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆

بقیہ: امت مسلمہ پر آفت اور اس کی بے حسی

مظلوم مسلمانوں پر عذاب کا کوڑا لگایا جارہا ہے۔ لیکن مدہوش قوم غیرت اور عقل کے ناخن لے۔

کالے قانون جس کی زد میں ڈھیروں مسلمان آچکے ہیں اس کو ترک کردیں، بے حیائی، یورپین میڈیا کی مثل آزادی، حرام امور کا کھلے عام ارتکاب، اسلامی تعلیمات پر مذاق اور کفار سے محبت ان تمام اعمال سیئہ کے سنگین جال سے نکل جائیں ورنہ اللہ کا عذاب جو کہ ایسی اقوام پر ترس نہیں کھاتا، نازل ہوسکتا ہے۔

اپنے ضمیروں کو جھنجوڑیئے اپنی آخرت کی فکر کیجئے اور اللہ کے سامنے جواب دینے کا تصور ذہنوں میں لائیے تاکہ ان آفتوں اور عذابوں کے نزول کے باعث تم پر چھائی ہوئی بے حسی و مدحوشی رفع ہوجائے۔ یہی وقت ہے جو اپنے نفس کی فلاح چاہتا ہے وہ اللہ اور اس کے رسول کی تعلیمات کو سینے سے لگائے اور یہود و نصاریٰ جن کا پروگرام اسلام کو مٹانا ہے ان کو اپنے پاؤں کی ٹھوکر سے دور کریں تب کامیابی و کامرانی ممکن ہے ورنہ اللہ کی پکڑ بہت ہی سخت ہے جو اس میں آجاتا ہے وہ نکل نہیں سکتا۔ اللہ ہمیں اپنے عذابوں سے محفوظ رکھے اور امت مسلمہ کی بے حسی کو دور کرے اور مستقبل میں سنبھلنے کی توفیق دے آمین

وما توفیقی الا باللہ

حافظ عبدالرزاق سعیدی کو صدمہ

جماعت کی معروف روحانی شخصیت حکیم حافظ عبدالرزاق سعیدی (آف فاروق آباد) امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ضلع شیخوپورہ، کی صاحبزادی 17 جولائی 2003 بروز جمعرات کی شام راولپنڈی میں انتقال کرگئیں، (انا للہ وانا الیہ راجعون)۔

مرحومہ بڑی صابرہ وشاکرہ خاتون تھیں۔ عرصہ دراز سے وہ سعودی عرب میں مقیم تھیں وفات سے دو دن پہلے پاکستان آئیں اور اپنے عزیزوں کے ہاں شادی کی تقریب میں شریک تھیں کہ ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اچانک فوت ہوگئیں۔

بعدازاں ان کی میت کو فاروق آباد لایا گیا جہاں اگلے روز 18 جولائی بروز جمعہ کو صبح 9:00 بجے ان کی نماز جنازہ مولانا غلام اللہ فیصل آبادی نے پڑھائی اور انہیں ہزاروں سوگواروں کی موجودگی میں سپرد خاک کردیا گیا۔

ادارہ ترجمان الحدیث حضرت حافظ صاحب ودیگر لواحقین کے غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل کی توفیق فرمائے اور مرحومہ کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس عطا فرمائے آمین۔

(ادارہ)